

سوال: اُمت مسلمہ کو دور حاضر میں کن کن مسائل کا سامنا ہے؟  
اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کے حل بیان کریں

**تعارف:**

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بے شمار الغامات سے نوازا ہے  
قرآن کریم اور اسوۂ رسولؐ میں ان کی روحانی ضروریات کو پورا کیا  
ہے اور خانہ کعبہ کو اُمت مسلمہ کا مرکز بنا دیا ہے۔ قرآن کریم میں  
ایک بھر پور ضابطہ حیات ہے جو کہ انسان کی دنیاوی زندگی اور روحانی  
اور نفسیاتی تسکین کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح دنیا کے صحیح فہمی مسلمان  
سماند ہیں وہ طرح طرح کی معذنیات، تیل اور گیس کے ذخائر سے  
مالا مال ہیں۔ لیکن ان مسائل کے ساتھ ساتھ اُمت مسلمہ کو نسبت سے  
مسائل کا بھی سامنا ہے جن کا حل صرف قرآن و سنت کی تعلیمات پر  
عمل کر کے ہی نکالا جاسکتا ہے۔  
دور حاضر میں اُمت مسلمہ کو معززہ ذیل مسائل کا سامنا

**اُمت مسلمہ کے مسائل**

- |  |                            |
|--|----------------------------|
| <b>خارجی مسائل</b>                         | <b>داخلی مسائل</b>         |
| ۱۔ مغربی تہذیب کی یلغار                    | ۱۔ امن عامہ کا مسئلہ       |
| ۲۔ وسائل پر قبضہ کی کوشش                   | ۲۔ منہجیت و بے روزگاری     |
| ۳۔ مسلمان ریاستوں کو مشترکہ<br>کی کوشش     | ۳۔ شخصی آزادی پر پابندی    |
| ۴۔ تہودی ریاستوں کی تسلیم                  | ۴۔ عورتوں پر تشدد          |
| ۵۔ قرآن اور رسولؐ کی بھرتی                 | ۵۔ فرقہ وادیت              |
| ۶۔ منہجیت کے عدل و انصاف<br>کے ذریعہ معیار | ۶۔ فکری انتشار             |
|  | ۷۔ تعلیم کا فقدان          |
|  | ۸۔ لسانی اور علاقائی عصبیت |
|  | ۹۔ اخلاقی بے راہ روی       |
|  | ۱۰۔ فکری جمود              |

درج بالا مسائل کا تفصیلی جائزہ ذیل میں درج ہے

عصر حاضر میں مسلم ممالک اور بالخصوص پاکستان امن عامہ کے مسائل سے دوچار ہے۔ سیر آئے دن قتل و غارت، چوری، راہ زنی، دہشتگردی اور جسمانی اور نفسیاتی تشدد کے واقعات میں اضافہ قابل مذمت ہے۔ مثال کے طور پر مختلف شیروں جیسا کہ کراچی، اسلام آباد اور مختلف بڑے شیروں میں چوری کے واقعات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح بچیوں اور عورتوں پر تشدد اور زیادتی کے واقعات میں بھی اضافہ ہوتا نظر آیا ہے۔ حال ہی میں گف کی ملازمہ پر تشدد کی خبر سامنے آئی۔ روز بروز اس ہتسہم کے واقعات میں اضافہ یعنی طور پر مذہب اور اللہ تعالیٰ سے دوری کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی زیادتی نہ کرنے کی تلقین کی ہے۔

سورۃ بقرہ میں ارشاد ہے کہ

عصر **ولا تعذبوا ان الله لا يحب المعتدين** ۱۹۰

مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست

(پس رکعت)

**غربت و بے روزگاری:**

امت مسلمہ کا ایک اور اہم مسئلہ غربت اور بے روزگاری ہے۔ جہاں ایک مسلمان ممالک جن میں تیل کے ذخائر موجود ہیں، ان کے علاوہ بیت سے مسلمان ممالک غربت اور معاشی بحران کا شکار ہیں۔ اگر پاکستان کی معیشت پر نظر ڈالی جائے تو وہ موجودہ صورت حال میں بین الاقوامی قرضوں کے سہارے چل رہی ہے۔ ان قرضوں کے باعث اشیاء خورد و نوش اور بنیادی ضرورت کی چیزوں پر دن بدن ٹیکس میں اضافہ ہونا جا رہا ہے جو ایک عام شہری کے لیے شہرہ لہر لہانی کا باعث ہیں۔ اسی طرح بے روزگاری کی وجہ سے لوگ مایوسی اور اضطراب کا شکار ہیں اور آئے دن مہمائی اور غربت کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

**۲ عورتوں پر تشدد:**

اسلام نے جس قدر عورتوں کو حقوق پر زور دیا ہے اتنا کسی بھی مذہب میں نہیں دیا گیا۔ لیکن انہوں سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان معاشرے میں ان حقوق کو یعنی نہیں بنایا گیا۔ عورتوں کو وراثت میں حق اللہ تعالیٰ نے دیا ہے لیکن ہمارے معاشرے میں بیٹی اور بیٹوں کو

اگر دراشت میں حق دے دیا جائے یا وہ خود طلب کر لے تو اس بات کو محبوب سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جائیداد کی تقسیم کا طریقہ خوب بیان کیا ہے۔ حدیث میں ارشاد ہے کہ!

جو شخص ایک بالشت زمینِ ظلم سے حاصل کرے گا  
ہے اللہ تعالیٰ اس کے گلے میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالے گا۔

وراثت کے علاوہ عورتوں کو تعلیم کے حق سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ افغانستان میں عورتوں کی تعلیم پر پابندی لگادی گئی ہے۔ جو کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ  
علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر

مفروض ہے۔  
یہاں اسلامی معاشرے ممالک میں تعلیم کے حوالے سے یہ حقوق برابر نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عورتوں پر مظالم اور تشدد کے واقعات میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جیسے نہ لائے پر اور غیرت کے نام پر قتل کے واقعات عام ہوتے جا رہے ہیں۔

### سہ فرقہ داریت

فرقہ داریت اسلامی دنیا کا ایک تشویش ناک مسئلہ ہے۔ مسلم ممالک فرقہ داریت کے شعلے سے دوچار ہیں جس سے دشمن ممالک بھی فائدہ اٹھاتے ہیں مثلاً سعودی عرب اور ایران کے درمیان اختلاف کی سب سے بڑی وجہ شیعہ و سنی ممالک کے اسی طرح عراق، ایران، جنگ کی وہ بھی فرقہ داریت ہی ہے۔ ان اختلافات کا اثر پاکستان پر بھی پڑا۔ عرب ممالک کا اپنی تنظیموں کو سورت کرنا اور اسی طرح شیعہ ممالک کا اپنی تنظیموں کو سرد فرایم کرنا پاکستان میں بدامنی کا باعث بنتے ہیں۔  
حال ہی میں گلگت اور بلتستان میں شیعہ سنی اختلافات دیکھے گئے ہیں جس سے نہ صرف ملک کے اندر مسائل پیدا ہوئے بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی ملک کا اسی طرح خراب ہوا۔

## ۴ نثری انتشار :

مسلم ممالک کا ایک اور بڑا مسئلہ فکری انتشار ہے۔ - بہت سے معاملات مثلاً سیاسی نظام، سماجی نظام، غیر مسلموں کے حقوق اور بینکنگ سسٹم کے بارے میں کوئی واضح نظام کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ سیاسی نظام جمہوری ہو یا خلافت ہو اس پر کوئی واضح دائرہ موجود نہیں۔ بینکنگ سسٹم کو سود سے کس طرح یا تے کیا جائے اس کا بھی کوئی خاطر خواہ حل ابھی تک نہیں نکل سکا۔ - فکری انتشار مسلمان ممالک کے نظام میں عدم استحکام کی وجہ بھی بنتا ہے۔

## ۵ جدید تعلیم کا فقدان :

مسلمان ریاستیں سائنس اور ٹیکنالوجی کے دوڑ میں بہت سے ممالک سے پیچھے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں ریسرچ سینٹر اور لیبارٹری کی کمی اس فقدان کی ایک بڑی وجہ ہے۔ - دینکنگ اور تعداد کے حوالے سے بھی مسلمان ممالک کی کم جامعہات بہت پیچھے ہیں جہاں ہمارے پڑوسی ممالک جلد پیر جا رہے ہیں پاکستان ابھی بنیادی مسائل سے دوچار ہے۔ - موجودہ بجٹ میں تعلیم کے لیے صرف ۱.۷ فیصد مختص کیا گیا جو کہ نہ سوتے کے برابر ہے۔ اور اس بجٹ میں سائنس اور ٹیکنالوجی تو کیا بنیادی تعلیم کی سہولیات کو پورا کرنا بھی ناممکن ہے۔

## ۶ مذہبی اشتیابندی :

امت مسلمہ اور بالخصوص پاکستان مذہبی اشتیابندی جیسے معاملات سے بڑی طرح متاثر ہے۔ - حال ہی میں چند ایسے واقعات سامنے آئے جو کہ اسلامی تعلیمات اور ایک اسلامی معاشرے کے اصولوں کے خلاف تھے۔ جیسا کہ سیالکوٹ میں ~~پہلا~~ سری نگر شہری کا قتل اور حٹرالوالہ میں عیسوی برادری کے کلیسیوں اور ~~پہلا~~ دیا ننگاپور کو سہارا کرنا اور ایسے بہت سے واقعات مذہبی اشتیابندی کی عکاس ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ !

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الدُّنْيَا

فَمَا قَاتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا

ترجمہ :- جس نے کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے

کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں

کو قتل کر دیا۔ - المائدہ (۳۲)

### ۷ اخلاقی بے راہ روی :

کئی معاشرے کو بستی میں دھکیلنے میں اخلاقی بے راہ روی جیسے عنانہ سفر فہرست میں جس میں جھوٹ، بددیانتی، منافقت، حسنی تشدد اور حسرت بے راہ روی جیسے بڑے اخلاق پیدا ہو جائیں تو ایسے معاشرے کو زوال سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ یہ تمام برائیاں مسلمان ممالک میں پھیل چکی ہیں اور یہ جلی جا رہی ہیں۔ آسٹریا کسان میں دیکھا جائے تو آئے دن حسنی زیادتی کے واقعات سننے کو ملتے ہیں نہ صرف لڑکیاں بلکہ لڑکے بھی حسنی زیادتی کا شکار ہوتے ہیں۔ اسی طرح ناب لؤل میں کمی، ذخیرہ اندوزی، غیر معیاری اشیاء کی خرید و فروخت عام ہو چکا ہے۔ اپنے وقتی فائدے کے لیے لوٹ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ یہی اخلاقی بے راہ روی نہ صرف ملکوں کے زوال بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور آخرت میں عذاب کا سبب بھی بنتی ہیں۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا

اچھے اخلاق گناہ کو اس طرح بگھلا دیتے ہیں جس طرح پانی برف کو بگھلا دیتا ہے اور بڑے اخلاق عمل کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سرگرم شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

### ۸ نئی جمود :

دور حاضر کے بہت سے معاملات ایسے ہیں جس میں علمائے اور مفکرین کی آراء اور نئے دور کے مطابق ان کا عمل ناگزیر ہے لیکن مسلمان ممالک کا کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جو اس کام کو خوبی سے انجام دے سکے۔ لہذا اور آئی سی کے پلیٹ فارم سے اسلامی فرقہ کے حوالے سے جو ادارہ موجود ہے وہ صرف سفارشات صرف کر سکتا ہے۔ حالانکہ اس کام کو سر انجام دینے کے لیے ایک ایسے ادارے کی ضرورت ہے جس کا دائرہ کار وسیع ہو اور جدید دور کی ضروریات اور شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔

### خارجی مسائل :

داخل

امت مسلمہ کے مسائل صرف خارجی ہی نہیں بلکہ خارجی بھی ہیں۔ یہ مسائل مختلف عناصر کے ذریعے امت مسلمہ کو کمزور کرتے اور ان کے درمیان اختلاف پیدا کرتے کیلئے کاربند ہیں۔ ان میں سے کچھ مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

### مغربی تہذیبی یلغار

کسی بھی ملک کو اپنے زیر اثر لائے کیلئے ضروری نہیں کہ ان کے ساتھ راست جنگ مسلط کی جائے بلکہ اپنی تہذیب اور ثقافت کے ذریعے بھی ان پر اثر انداز ہوا جا سکتا ہے۔ مغرب بھی اس طریقہ عمل کو اپناتے ہوئے ہے۔ جس کے ذریعے مسلمان ممالک کو اپنی تہذیب، ثقافت اور تہذیب کو نافذ کیا جا رہا ہے۔ جس کے ذریعے نہ صرف مسلمان ممالک کا طرز زندگی متاثر ہو رہا ہے بلکہ افرادی طور پر دیکھا جائے تو نوجوانوں کے اندر خود آہستگی سے متعلق بھی ایک انتشار پھیل رہا ہے جو کہ معاشرے میں خرابیوں کا باعث بنتا ہے۔

علامہ اقبال نے مغربی تہذیب سے جوڑے ذہنی اور قلبی اضطراب کو یوں بیان کیا ہے!

ہند قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب  
کہ روح اس مذہب کی رہ سکتی نہ عقیف

### مسائل پر قبضہ کی مغربی کوشش

مغربی ممالک کی ہمیشہ سے نظر مسلمان ممالک میں موجود مسائل پر رہی ہے۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ مغربی ممالک نے اپنے فائدے کے لیے ہمیشہ ترقی پذیر ممالک میں موجود مسائل کو لہروئے کار لائے کی کوشش کی ہے۔ جب اس خطے پر ایٹم یا کیمنی مسلط تھی تو تب بھی ان کا طرز عمل یہی تھا جو کہ آج بھی موجود ہے۔ چاہے تیل سے ذخائر ہوں یا باقی قیمتی وسائل پوری ممالک کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ان کو اپنے فائدے کیلئے استعمال کیا جائے اور اسلامی ممالک کو متروک کر دیا جائے۔

### مسلمان ریاستوں میں انتشار پیدا کرنا

پوری ممالک اپنی اجارہ داری کو قائم رکھنے کیلئے اپنی مختلف ایجنسیوں اور ذرائع اطلاع کے ذریعے مختلف مسلم ممالک میں لٹی طرحوں سے کام کر رہا ہے تاکہ مسلمان ممالک کے

استحکام کو متاثر کیا جائے۔

### یہودی ریاست کی تشکیل

اسرائیل کی صورت میں یہودی ریاست کا قیام ایمانی فراہم کردہ بنیادوں کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ اور اب امریکہ جانتا ہے کہ مسلمان ممالک اسرائیل کی حیثیت کو قبول کریں جس کے لیے فوری کوششیں جاری ہیں اور متحدہ عرب امارت پہلے ہی اسرائیل کو تسلیم کر چکا ہے اسی طرح ابراہیم راکورڈ کے ذریعے سعودی عرب کو بھی اس پر آمادہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ایسا کرنے سے نہ صرف فلسطین بلکہ باقی مسلمان ممالک کے جذبات کو بھی ٹھنسی چھنی ہے جو کہ مسلمان ممالک کی آپس میں جوڑک اور انتشار کا سبب بن سکتی ہے۔

### مخفا قرآن و رسول کی بے حرمتی:

مغربی ممالک یہ جانتے ہیں کہ قرآن اور آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کی وابستگی اور جذبات جڑے ہیں اور ان جذبات کو مجروح کرنے کے لیے آئے دن قرآن و رسول کی بے حرمتی کے واقعات پیش آتا کوئی اتفاق نہیں بلکہ سوچے سمجھے اور اذیت ہیں۔ آزادی رائے کی آڑ میں تو بن آمینر خاکے اور کتابچا نہ عوار نشر ہونا انتہائی قابل مذمت ہیں۔ اقوام متحدہ میں اسلاموفوبیا کا دن مقرر ہونے کے باوجود بھی اس قسم کے واقعات بڑھتے نظر آتا ہے۔ مغربی دنیا کے دوپہے معیار کی عکاسی کرتے ہیں۔ جس سے نہ صرف مسلمان شدید کرب میں مبتلا ہوتے ہیں بلکہ مشرق و مغرب میں نفرت کا باعث بھی بنتے ہیں۔

### مغرب کے عدل و انصاف کے دوپہے معیار:

مغربی دنیا کے عدل و انصاف کے معیار ہمیشہ سے دوپہے ہی رہے ہیں۔ جہاں ایک مسلمان ریاست کے مسائل درپیش ہوں تو اقوام متحدہ اس پر خاموش رہتا ہے جبکہ اترتسی پوری دنیا میں ایسی صورت حال درپیش ہوں تو اس کی مذمت کی جاتی ہے مثال کے طور پر امریکہ اور باقی ممالک کا یوگوسلاویا اور روس کی جنگ پر رد عمل تو کافی واضح اور شدید تھا مگر یہی صورت حال





قرآن و حدیث میں اقدار کی اہمیت اور اختلاف سے بچنے کا حکم اسی لیے آیا ہے کہ امت مسلمہ اپنے مسائل کو باہمی مشارکت اور اتحاد سے حل کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن نیابت امور میں سے بھٹا بیٹھتا ہے کہ مسلم ممالک اپنے اختلافات کی وجہ سے یہی حکم ان کا شکار ہیں۔ اس اختلاف کو ختم کرنے کے بارے میں چند تجاویز درج ذیل ہیں۔

**عالم اسلام کے اتحاد کیلئے تنظیم کی تشکیل :** تنظیم کی تشکیل ناگزیر ہے۔ امت مسلمہ کے اتحاد کیلئے تنظیم کی اپنے خطے کی ترقی جیسا کہ یورپی ممالک کی مختلف مسلم تنظیموں نے بھی کی ہے۔ مقررے ہیں اسی طرح مسلمان ممالک کی تنظیموں نے بھی کی ہے۔ تنظیمیں اپنے خطے کی ترقی کیلئے دی جائیں تاکہ عالم اسلام کو جن مسائل کا سامنا ہے اس کا بہتر حل نکالا جاسکے اور جو تنظیمیں مثلاً مؤثر عالم اسلام اور رابطہ عالم اسلامی کیلئے سے بنائی جا چکی ہیں، لیکن وہ غیر متحد ہیں ان کو دوبارہ سے متحد کیا جائے اور از سر نو ان کو فعال کیا جائے اور امت مسلمہ کے مسائل کے جلد حل کے لیے ٹاسک فورس بنائی جائے۔

**اسلامی تعاون کی تنظیم :**

اسلامی تعاون کی تنظیم 1969ء میں بنی لیکن آج کے مسائل میں اور آئی سی سی کی کوئی خاطر خواہ حکمت عملی سامنے نہیں آئی۔ گوکہ 57 اسلامی ممالک اس کا حقہ ہیں مگر ایس میں اختلاف ہی وجہ سے فلسطین، کشمیر، افغانستان، لیبیا کے مسائل کا کوئی خاطر خواہ حل نہیں نکالا جاسکا۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ادارے میں ان مسلمان ملکوں کو منظم کیا جائے جو اتحاد امت کے سنجیدہ حامی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کو مغربی ممالک کے اثرات سے بچانے کے لیے، مشرق وسطیٰ، کوسوو، بوسنیا اور سائبیریا کی صورتوں کے اداروں کا قیام کیا جائے۔

مذاہب و فرقوں کے اتحاد کی بنیاد علاقہ، زبان یا رنگ و نسل نہیں بلکہ صرف اسلام ہے۔ اور اسی بنیاد پر مسلمان ممالک ترقی کی طرف گامزن ہو سکتے ہیں اور یہی ان کے مسائل کا حل ہے۔

e - بیان رنگ و نسل کو توڑ کر ملت جس قوم پر جا  
نہ توڑانی ہے باقی نہ لانی راہ اولیٰ 21



قائم کیے جائیں تاکہ ایک مہینہ اور اقلتی اقدار کی پاسداری کو ممکن بنایا جاسکے۔

### قانون و انصاف :

قانون و انصاف کسی بھی معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے اس لیے امت مسلمہ کی مسائل کے حل بنانے میں قانون و انصاف کی پاسداری اور انصاف کے اداروں کا قیام ضروری ہے۔  
علم ہدایت کی مشترک مجلس فقہ اور اجتہاد بنا یا جائے  
عالمی عدالتِ انصاف کی طرز پر اسلامی عالمی عدالتِ انصاف بنائی جائے  
تمام اسلامی ممالک مل کر ایک ایسا نظام وضع کریں جس میں انصاف سب کے لیے یکساں ہو۔

### حلافتِ نبوت :

درج بالا علم بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو درپیش مسائل کا حل صرف کسی ایک مہتمم جماعت یا ممالک کا کام نہیں بلکہ تمام ممالک، علمبرداران، ادارے، سائنسدان، مفکرین اور علم کا حل کر رہی اس کا حل نکال سکتے ہیں جس سے امت ان مسائل سے آزاد ہو کر عرفیہ کی طرف جاسکتی ہے۔